4اپریل1961

ازعدالت الاعظمیٰ

شری مہادیو پائیکا جی کولہی یاوتمال
بنام
ریاست بمبئی

(پی۔ بی۔ گجیندر گڈکر، اے کے سرکار، کے۔ این۔ وانچو، کے۔ سی۔ داس گپتا اور این۔ راجا گوپالا آئینگر، جسٹسز)

زرعی اراضی ۔ کرایہ داری سے متعلق قانون میں ترمیم ۔ قانون سازی کا آئینی جواز ۔ بمبئی کرایہ داری اور زرعی اراضی (ودربھا ریجن اور کچھ علاقہ) ایکٹ 1958 (بمبئی 99 آف 1958)۔

درخواست گزاروں نے بمبئی کرایہ داری اور زرعی زمین (ودربھ ریجن اور کچھ علاقہ) ایکٹ، 1958 کے آئینی جواز کو چیلنج کیا، جس نے بمبئی کرایہ داری اور زرعی اراضی (ترمیمی) ایکٹ 1956 کی دفعات کو ودربھ اور کچھ تک بڑھا دیا۔ اس قانون کو اس عدالت نے شری رام نارائن میدھی بنام ریاست بمبئی، (1959) ضمنی 1 ایس سی آر 489، کیس میں درست قرار دیا تھا اور ایسا کرنے کی ایک وجہ یہ تھی کہ اس ایکٹ کے تحت شامل زمینیں بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ 1879 میں شامل لفظ ''اسٹیٹ'' کی تعریف کے اندر آتی ہیں۔ موجودہ عرضیوں میں جن زمینوں پر بحث کی گئی ہے وہ امروتی اور یوتمال میں واقع ہیں اور اس علاقے میں نافذ زمین کی مدت سے متعلق موجودہ قانون مدھیہ پردیش لینڈ ریونیو کوڈ، 1954 تھا۔ اس کوڈ میں جائیداد کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا تھا اور درخواست گزاروں کی طرف سے یہ دلیل دی گئی تھی کہ مذکورہ قانون آئین کے آرٹیکل 31 اے کے تحفظ میں نہیں ہے۔

کہا، کہ تنازعہ ناکام ہونا چاہئے۔

حالانکہ مدھیہ پردیش لینڈ ریونیو کوڈ 1954 میں ''جائیداد'' لفظ کا استعمال نہیں کیا گیا تھا لیکن مذکورہ قانون کی دفعات 2(17) اور 2(18) اور ضابطہ اخلاق کی دفعات 2(7)، 2(20) اور اس کی دفعات 145 اور 146 میں شامل متعلقہ تعریف سے اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ درخواست گزاروں کے قبضے میں دی گئی زمینیں مدت کار تھیں۔

چونکہ درخواست گزاروں نے زمینوں کو ریاست کے ماتحت رکھا تھا اور ان کے لئے زمین کی آمدنی ادا کی تھی، لہذا یہ زمینیں آئین کے آرٹیکل 31 اے (2) (اے) کے مطابق لفظ ''اسٹیٹ'' کے مقامی مساوی کے زمرے میں آتی ہیں۔

اصل دائرہ اختیار: 1959 کی رٹ پٹیشن نمبر 93 اور 125۔

بنیادی حقوق کے نفاذ کے لئے آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواستیں۔

درخواست گزاروں کی جانب سے وی ایم لیمائے، ای ادے رتنم اور ایس ایس شکلا شامل ہیں۔

مدعا علیہ کی طرف سے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل آف انڈیا ایچ این سانیال، آر گنپتی ایر اور ڈی گپتا شامل ہیں۔

مداخلت کرنے والوں کے لئے ڈبلیو ایس بارلنگے اور اے جی رتنا پارکھی۔

4 اپریل 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس گجیندر گڈکر ۔ یہ دونوں رٹ عرضیاں آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت دائر کی گئی ہیں اور ان میں 1958 کے بمبئی کرایہ داری اور زرعی اراضی ایکٹ 99 (اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے) کے جواز کو چیلنج

کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مذکورہ قانون کا مقصد ودربھ خطے اور کچھ علاقے تک توسیع کرنا ہے جو اس وقت بمبئی کرایہ داری اور زرعی اراضی (ترمیمی) ایکٹ، 1956 (ایکٹ XIII آف 1956) کی دفعات کے تحت اعلیٰ دولسانی ریاست بمبئی کا حصہ بن گیا تھا۔ مذکورہ ایکٹ کے دیباچے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا مقصد ریاست بمبئی کے دو علاقوں میں متعلقہ مقاصد کے لئے استعمال ہونے والی زرعی زمینوں اور مقامات کی ملکیت سے متعلق قانون میں ترمیم کرنا اور ان زمینوں کے بارے میں کچھ دیگر دفعات بنانا تھا۔ 1956 کے پہلے بمبئی ایکٹ XIII کی دفعات کو ان دونوں علاقوں تک توسیع دیتے ہوئے مقننہ نے مذکورہ سابقہ ایکٹ کے ذریعہ طے شدہ پیٹرن کی تعمیل کی ہے۔ ایکٹ کے تحت پالیسی اور اس کے ذریعہ حاصل کیے جانے والے مقصد ایک ہی ہیں اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اپنایا گیا طریقہ کار بھی وہی ہے۔ اس سے پہلے کے بمبئی ایکٹ (1956 کے تیرہویں) کی قانونی حیثیت کو شری رام نارائن میدھی بمقابلہ اس عدالت میں چیلنج کیا گیا تھا۔ ریاست بمبئی ((1959) ضمنی 1 ایس سی آر 489)) لیکن چیلنج ناکام رہا اور اس ایکٹ کو آئینی قرار دیا گیا۔ اس آسانی میں فیصلہ کرنے کے لئے اٹھنے والے نکات میں سے ایک یہ تھا کہ آیا مذکورہ ایکٹ کو آئین کے آرٹیکل 31 اے (2) (اے) کے تحت تحفظ حاصل ہے، اور اس سوال کا جواب ایک اور مسئلے کے تعین پر منحصر تھا جو یہ تھا کہ آیا مذکورہ ایکٹ جن زمینوں پر لاگو ہوتا ہے وہ آرٹیکل 31 اے (2) (اے) کے تحت ایک "جائداد" ہیں یا نہیں۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے عدالت نے کہا کہ بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ، 1879 کی دفعہ 2 (5) کے تحت بیان کردہ لفظ "جائیداد" واضح طور پر ایکٹ کے تحت آنے والی زمینوں پر لاگو ہوتا ہے اور اس لئے آرٹیکل 3 ایل اے (2) (اے) لاگو ہوتا ہے۔ اس فیصلے کے حوالے سے مسٹر لیمے نے دو رٹ پٹیشنوں کی حمایت میں ہمارے سامنے صرف ایک نکتہ اٹھانے کی کوشش کی ہے وہ یہ ہے کہ دونوں درخواست گزاروں کی زمینیں آرٹیکل 3 ایل اے (2) (اے) کے معنی کے اندر" جاگیر" نہیں ہیں، اور لہذا متنازعہ قانون آرٹیکل 31 اے کے تحفظ سے باہر ہے۔ اگر اس دلیل کو برقرار نہیں رکھا جاتا ہے تو یہ واضح ہے کہ رٹ پٹیشنز کو ناکام ہونا چاہیئے۔ اگر مذکورہ دلیل کو برقرار رکھا جاتا ہے تو یقینا قانون کی کچھ مخصوص دفعات کے جواز کے خلاف دونوں رٹ پٹیشنوں کے ذریعہ اٹھائے گئے دیگر اعتراضات پر غور کیا جاسکتا ہے۔

دو درخواست گزار بالترتیب نام دیوراؤ بلی رام جی اور مہادیو پائیکاجی کولہے ہیں۔ پہلا امروتی میں رہتا ہے اور دوسرا یوتمال میں رہتا ہے۔ پہلے کے پاس امروتی میں واقع تقریبا ۱۸ ایکڑ خشک زمین ہے جس میں سے ۱۴۳ ایکڑ ان کی ذاتی کھیتی کے تحت ہے اور باقی کرایہ داروں کے قبضے میں ہے۔ دوسرے درخواست گزار کے پاس یوتمال میں واقع تقریبا 1168 ایکڑ خشک زمین ہے جس میں سے 400 ایکڑ ان کی ذاتی

کاشت کے تحت ہے اور باقی کرایہ داروں کے پاس ہے۔ دونوں صورتوں میں زمینوں کو زمین کی آمدنی کی ادائیگی کے لئے چارج کیا جاتا ہے۔ دونوں درخواست گزاروں کا معاملہ یہ ہے کہ ان کے پاس جو زمینیں ہیں وہ آرٹیکل 31اے(2)(اے) کے معنی کے اندر" جائیداد" نہیں ہیں۔

آرٹیکل 3ایل اے(2)(اے) میں دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ کسی بھی مقامی علاقے کے حوالے سے سابقہ" جائیداد" کا وہی مطلب ہوگا جو اس علاقے میں نافذ زمین کی مدت سے متعلق موجودہ قانون میں اس اظہار یا اس کے مقامی مساوی کا ہے۔ موجودہ مقامی قانون مدھیہ پردیش لینڈ ریونیو کوڈ،1945(1945 کا دوسرا) ہے، اور اس لیے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ آیا درخواست گزاروں کی زمینوں کو مذکورہ کوڈ کے معنی کے اندر ''جائیداد'' کہا جا سکتا ہے یا نہیں۔ تاہم، ایسا کرنے سے پہلے، مذکورہ ایکٹ میں متعلقہ تعریفوں کا حوالہ دینا مناسب ہوگا۔ اس ایکٹ کی دفعہ2(17) زمین کو دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ ایسی زمین کے معنی کے طور پر بیان کرتی ہے جو زرعی مقاصد کے لئے استعمال کی جاتی ہے یا استعمال ہونے کے قابل ہے اور اس میں ایسی زمین کے لئے زرعی عمارتوں کی جگہیں بھی شامل ہیں۔ دفعہ 2(18) میں زمین کے مالک کی تعریف ایک مدت کاردار کے طور پر کی گئی ہے جسے ریاستی حکومت نے زمین کی حد اور قیمت یا اس میں اس کے مفادات کی وجہ سے اس ایکٹ کے مقاصد کے لئے زمین دار قرار دیا ہے۔ مدھیہ پردیش لینڈ ریونیو کوڈ کی دفعہ2(7) کے تحت ہولڈنگ کا مطلب زمین کا ایک ٹکڑا ہے، جس کا الگ سے لینڈ ریونیو سے جائزہ لیا جاتا ہے، اور سیکشن2(20) میں مدت کار کے حامل شخص کو بھومی سوامی یا بھومیداری کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کوڈ کا بارہواں باب مدت ملازمت کے حامل افراد سے متعلق ہے۔ دفعہ 145 میں کہا گیا ہے کہ ریاست سے لی گئی زمینوں کی مدت کے مالکوں کی دو قسمیں ہوں گی، یعنی بھومی سوامی اور بھومیداری۔ دفعہ 146 بھومی سوامی سے متعلق ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ہر وہ شخص جو اس ضابطہ کے نافذ ہونے کے وقت مذکورہ دفعہ کی شق (اے) سے (ایف) میں بیان کردہ کسی بھی طبقے سے تعلق رکھتا ہے، اسے بھومی سوامی کہا جائے گا اور اس کے پاس تمام حقوق ہوں گے اور وہ اس کوڈ کے ذریعہ یا اس کے تحت بھومی سوامی پر عائد کردہ تمام ذمہ داریوں کے تابع ہوگا۔ ان طبقات میں وہ طبقہ بھی شامل ہے جس کا احاطہ شق (ای) کے تحت کیا گیا ہے جو برار میں ان کے زیر قبضہ زمینوں کے حوالے سے افراد سے متعلق ہے۔ لہٰذا ضابطہ اخلاق کی دفعہ 146 کی دفعات کے ساتھ متعلقہ تعریفوں کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ بھومی سوامی کے قبضے میں موجود زمین اصل میں ایک جائداد ہے۔ یہ سچ ہے کہ کوڈ میں لفظ" جائداد" استعمال نہیں کیا گیا ہے، لیکن یہ ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ آرٹیکل3 آئی اے(2)(اے) سے مراد نہ صرف جائیداد ہے بلکہ اس کے

مقامی مساوی بھی ہے۔ یہ محسوس کیا گیا کہ بہت سے علاقوں میں زمین کی مدت سے متعلق موجودہ قانون واضح طور پر کسی جائیداد کی وضاحت نہیں کرسکتا ہے حالانکہ مذکورہ علاقوں میں ان کے مقامی مساوی بیان اور وضاحت کی گئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آئین کی متعلقہ شق میں جان بوجھ کر لفظ "جائداد" کے ساتھ ساتھ اس کے "مقامی مساوی" دونوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ درخواست گزاروں کے پاس ریاست کے تحت زمینیں ہیں اور وہ ان زمینوں کے لئے زمین کی آمدنی ادا کرتے ہیں جو ان کے پاس ہیں۔ لہذا یہ کہنے میں کوئی دقت نہیں ہے کہ زمین کی مدت سے متعلق موجودہ قانون کے تحت ان کے پاس موجود زمینیں آرٹیکل 3 آئی اے (2) (اے) کے مطابق لفظ "جائداد" کے مقامی مساوی کے زمرے میں آتی ہیں۔ اگر ایسا ہے تو مسٹر لیسے کی جانب سے اٹھایا گیا یہ استدلال کامیاب نہیں ہوسکتا کہ مذکورہ ایکٹ آرٹیکل 31 اے کے تحت محفوظ نہیں ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی اشارہ کر چکے ہیں کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اگر آرٹیکل 31 اے لاگو ہوتا ہے تو متنازعہ قانون کے جواز کو مزید چیلنج نہیں کیا جاسکتا ہے۔

عملداری درخواست اس کے مطابق ناکام ہوجاتی ہیں اور اخراجات، سماعت کے اخراجات کا ایک سیٹ کے ساتھ خارج کر دیا جاتا ہے۔

درخواستیں مسترد کردی گئیں۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.05.09 16:03
I am the author of this document